آپ سے جھک کے جو ملتا ہوگا
اس کا قد آپ سے اونچا ہوگا (وکیل اختر)

یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسے ورک شپ اور ڈرامہ کی پیش کش کے لئے دو ہفتے، suicidal ہیں۔ میں سخت جان ہوں، سرخرو نکل آیا۔ دوسرا شریف آدمی جان بحق ہو جائے گا۔

۳ دسمبر کو ڈرامہ اور داستان گوئی کے بعد ہم کی رخصتی بھی جان گسل تھی۔ میرے لختِ جگر students نے بھیگی پلکوں سے مجھے الوداع کہی۔

میں اردو اسپیکنگ یونین کے عہدہ داران اور ڈاکٹر آصف کا صمیمِ قلب سے شکر گزار ہوں کہ مجھے کچھ الگ ہی سیکھنے اور برتنے کا زریں موقع فراہم کیا۔

اب تو جاتے ہیں بت کدہ سے میؔر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

خوش باش
جاوید دانش

ڈرامہ ورکشپ کی رپورٹ

اردو اسپیکنگ یونین کی جانب سے ۲۱ نومبر سے ۳ دسمبر تک ایک ڈرامہ ورکشپ کا انعقاد کیا گیا تھا۔ دراصل یہ ورک شپ Acting پر مبنی تھا۔ پچھلی بار یعنی جولائی ۲۰۱۶ء میں بھی ایک ڈرامہ ورکشپ ہوا تھا جو Script writing پر مبنی تھا اور اسی تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے اس ورک شپ کو منعقد کیا گیا۔ یو۔ایس۔یو کی ایک نشست کے دوران ممبران کی آراء سننے کے بعد یہ طے کیا گیا کہ کنیڈا سے ماہر Acting Director، جناب جاوید دانش کو اس ورکشپ کے لئے بلایا جائے گا۔ ایک دوسری نشست کے دوران جاوید دانش صاحب سے رابطہ قائم ہونے کے بعد یہ بتایا گیا کہ وہ آرہے ہیں۔ دانش صاحب نے یہ تجویز کی کہ ان کے دو ڈراموں کے مجموعے ''چالیس بابا ایک چور'' اور ''ہجرت کے تماشے'' سے ڈرامہ جیون ساتھی کلینک، کینسر اور مکتی میں سے کسی ایک کو اسٹیج کیا جائے ۔ انہوں نے چند ممبران کو میل کے ذریعے یہ ڈرامے فراہم کئے۔ ایک تیسری نشست کے دوارن، یعنی ستمبر ۲۰۱۸ء کو تمام ممبران نے فیصلہ کیا کہ ڈرامہ ''جیون ساتھی کلینک'' موریشن تہذیب کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اسٹیج کیا جائے گا۔ فیاض محمد علی کو یہ ذمے داری دی گئی کہ وہ اس ڈرامے کے لئے کردار تلاش کرے۔ ۲۰ نومبر کو جاوید دانش صاحب ماریشس تشریف لائے اور ۲۱ نومبر سے باقاعدہ ڈرامہ ورکشپ کا آغاز ہوا۔

باقاعدہ طور پر ڈراما نگاری کا ورک شپ ۲۱ نومبر ۲۰۱۸ء کو شروع ہوا تھا۔ ڈاکٹر آصف علی محمد کے زیرِ نگرانی ورک شپ کیا جارہا تھا۔ جاوید دانش پہلی نشست میں ورک شپ کرتے تھے۔ دوسری نشست میں فنکاروں سے ڈراما کرواتے تھے۔ وہ پہلے مکالموں پر زور دینے کی صلاح دیتے تھے۔ اس کے بعد حرکت وعمل کی طرف رجوع ہوتے تھے۔ ڈرامے کی اداکاری سے متعلق مفید ہدایتیں دی جاتی تھیں۔ اس کے بعد تلفظ اور لہجے کی تصحیح کی گئی تھی۔ جس طرح ایک باپ اپنے بچّوں کی ہمت افزائی کرنے کے لئے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے تھے ویسے ہی دانش صاحب کرتے تھے۔ ان کی موجودگی سے ہر فنکار میں خود اعتمادی پیدا ہو رہی تھی۔ انہیں اپنی پنہاں صلاحیت ابھارنے کا موقع مل رہا تھا۔ ایک ہفتے مسلسل محنت ومشقت کے بعد ڈراما پایۂ تکمیل تک پہنچا۔